Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

فی پرچہ ۱ر

المصلح

اتوار

۲۴ محرم الحرام ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر۔ عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۱ | ۴ اخاء ۱۳۳۲ھ ۴ اکتوبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۵۶

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

کراچی ۳ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج ربوہ سے بذریعہ ڈاک حسب ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

۲۹ ستمبر۔ پاؤں میں درد کی تکلیف ہے۔

یکم اکتوبر۔ پاؤں کے درد کو تو آرام ہے۔ لیکن دائیں کندھے اور کمر میں درد شروع ہوگئی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ایک لاکھ پچیس ہزار گز کپڑا روزانہ تیار ہو رہا ہے

اوکاڑہ ۳ اکتوبر۔ اوکاڑہ میں اس وقت کپڑے کا جو بڑا مل کام کر رہا ہے۔ اس میں تکلوں اور کرگھوں کی تعداد بڑھا دی گئی ہے۔ اب وہاں ۳۲ ہزار تکلے اور ساڑھے بارہ سو کرگھے کام کر رہے ہیں۔ اور روزانہ ایک لاکھ ۲۵ ہزار گز کپڑا تیار ہو رہا ہے۔

غیر کمیونسٹ قیدیوں کو ہلاک کرنے والے ہندوستانی فوجیوں کو بین الاقوامی قانون کے تحت سزا دی جائے

اقوام متحدہ سے جنوبی کوریا کے وزیر دفاع کا مطالبہ

پوسان ۳ اکتوبر۔ جنوبی کوریا کے وزیر دفاع نے مطالبہ کیا ہے کہ جن ہندوستانی فوجیوں نے غیر کمیونسٹ قیدیوں کو ہلاک کیا ہے انھیں بین الاقوامی قانون کے تحت سزا دی جائے۔ انھوں نے یہ نہیں بتایا کہ ان فوجیوں کے خلاف کیا کارروائی کرنی چاہئے یا یہ کہ سزا کی نوعیت کیا ہو سکتی ہے۔ اس سے قبل آج جنوبی کوریا کے ایک ترجمان نے پوسان میں بتایا کہ جہاں تک جنگی قیدیوں کی نگرانی کا تعلق ہے ہندوستانی فوج اس کام کی قطعاً نا اہل ثابت ہوئی ہے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں دس روز تک لندن سے نیویارک واپس پہنچ جائیں گے

نیویارک ۳ اکتوبر۔ پاکستانی وفد کے قائم مقام قائد سید امجد علی نے جمعرات کے روز اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی میں معرکی اس تجویز کی حمایت کی۔ کہ مسئلہ مراکش پر غور و خوض دس روز کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا اس کا ایک سبب یہ ہے کہ پاکستان چاہتا ہے کہ پاکستانی وفد کے قائد چوہدری محمد ظفر اللہ خان بحث میں حصہ لیں۔ جو دس روز کے اندر اندر نیویارک واپس پہنچ جائیں گے۔ مسٹر امجد علی نے اپنی تقریر میں مسئلہ کو دیا پر بھی روشنی ڈالی۔ اور اس امر پر زور دیا کہ اس مسئلہ پر ابھی بحث کرنا مفید نہیں ہے۔ سیاسی کمیٹی اب ۷ اکتوبر کو مراکش کے سوال پر غور کرے گی۔

دستور سازی کے مسئلہ پر مزید غور و خوض

کراچی ۳ اکتوبر۔ آج صبح مرکزی کابینہ اور صوبائی وزرائے اعلیٰ نے دستور سازی کے متعلق ایک مشترکہ اجلاس میں مزید غور و خوض کیا۔ یہ اجلاس وزیر اعظم کی کوٹھی پر منعقد ہوا۔ جو تین گھنٹے تک جاری رہا۔ آج تیسرے پہر بھی ایک اجلاس ہوگا۔

مجھے اور آپ کی حکومت کو آپ کے مسائل سے پوری ہمدردی ہے

آل پاکستان مہاجر کنونشن کے نام وزیر اعظم پاکستان کا پیغام

کراچی ۳ اکتوبر۔ کل رات یہاں آل پاکستان مہاجر کنونشن کے پہلے اجلاس میں آنریبل وزیر اعظم مسٹر محمد علی کا حسب ذیل پیغام پڑھ کر سنایا گیا:۔

برادران ملت! میرا ارادہ تھا کہ میں آپ کے جلسہ میں خود حاضر ہوتا اور اپنے خیالات کا اظہار کرتا۔ مگر اس وقت ملک کے آئندہ دستور کے سلسلہ میں چند اہم بنیادی مسائل ہمیں درپیش ہیں۔ جن کو آپ کی حسب خواہش حل کرنے کے لئے ہمارے وقت کا ہر لمحہ صرف ہو رہا ہے۔ ان حالات کے ہوتے ہوئے میں امید کرتا ہوں کہ آپ میری غیر حاضری کو درگذر کریں گے۔

آپ صاحبان بخوبی جانتے ہیں کہ وزیر اعظم کے عہدے کا بار سنبھالتے ہی میں نے مہاجرین کی آبادکاری کے مسائل کو بڑی اہمیت دی اور اس مختصر عرصے میں باوجود دوسرے اہم مسائل کے آبادی کے لئے ہر ممکن کوشش کرتا رہا ہوں۔

حضرات! میں مہاجرین کے معاملہ کو ایک انسانی فرض سمجھتا ہوں اور Politics سے اسے بالاتر رکھتا ہوں۔ اس وقت کراچی کے مہاجرین کی حالت سب سے زیادہ فوری توجہ کی مستحق ہے۔ ان میں سے بہتوں کو سر چھپانے کی جگہ بھی میسر نہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ ان کے لئے نئی بستی بسانے کا کام تیزی سے جاری ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ ابھی اس کام میں خامیاں ہیں مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اس امر کی پوری کوشش کر رہا ہوں کہ آبادکاری کے سلسلہ میں سب دقتیں دور ہو جائیں۔ میں اپیل کرتا ہوں کہ آپ بھی اس انتہائی ضروری کام میں ہاتھ بٹائیں اور اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی آبادکاری میں عملی ہمدردی ظاہر کریں۔ غریب مہاجرین کے لئے پکے مکانات تعمیر کرنے کے لئے کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ اور اس سلسلہ میں میں نے مخیر حضرات سے مالی امداد کی اپیل کی ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ حضرات میری اپیل پر (باقی صفحہ پر)

گھر کے کنوؤں سے پانی نکالنے والے پمپ بنانے کی تجویز

کراچی ۳ اکتوبر۔ پاکستان کی ایک انجینئرنگ فرم نے گھر کے کنوؤں سے پانی نکالنے کے پمپ بنانے کے لئے ایک جرمن فرم سے سمجھوتہ کیا ہے۔ خیال ہے کہ یہ پمپ ایک سال کے اندر اندر بننے شروع ہو جائیں گے۔ ان سے آبپاشی میں بھی بہت مدد مل سکے گی۔

”مسلمانوں کے احتجاج پر گھوڑے کا نام تبدیل کر دیا گیا“

پچھلے دنوں واچ ہمٹن میں عربی گھوڑوں کی ایک نمائش ہوئی۔ جس میں ایک گھوڑے کا نام ”صباح محمد“ تھا۔ مسجد احمدیہ لندن کے امام چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے نمائش کے یوروپین منتظمین کو توجہ دلائی کہ انہیں مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے گھوڑے کا نام بدل دینا چاہئے۔ چنانچہ ان کے توجہ دلانے پر گھوڑے کا نام تبدیل کر دیا گیا۔ روزنامہ ”جنگ“ کراچی نے امام صاحب موصوف کے اس اقدام کو سراہتے ہوئے ۴ اکتوبر ۱۹۵۳ء کے پرچہ میں حسب ذیل خبر شائع کی ہے۔

”لندن ۲ اکتوبر۔ جب عربی گھوڑوں کی سوسائٹی نے واچ ہمٹن میں اپنے گھوڑوں کی نمائش کی۔ تو ایک گھوڑے کا نام ”صباح محمد“ تھا۔ لندن مسجد کے امام مسٹر ظہور احمد باجوہ نے سوسائٹی کے سیکرٹری کو لکھا کہ مسلمانوں کے لئے اس قسم کا نام تکلیف دہ ہے۔ انہوں نے لکھا کہ ۱۹۵۱ء میں جاکی کلب نے ان کے ایما پر ایک گھوڑے کا نام بدل دیا تھا اب سوسائٹی نے امام (صاحب) کو مطلع کیا ہے کہ گھوڑے کی مالکہ ایک عورت ہے۔ اسے نام کی اہمیت معلوم نہیں تھی۔ اس نے خوشی سے گھوڑے کا نام بدل دیا ہے۔ امام (صاحب) نے سیکرٹری کا شکریہ ادا کیا ہے“ (جنگ)

جامعہ نصرت ربوہ میں داخلہ ۱۰ اکتوبر تک جاری رہے گا

سیدہ مریم صدیقہ ڈائریکٹرس جامعہ نصرت مطلع فرماتی ہیں کہ:۔

”جامعہ نصرت میں فرسٹ ایر اور تھرڈ ایر میں داخلہ لیٹ فیس کے ساتھ ۱۰ اکتوبر تک جاری رہے گا۔ کالج میں اعلیٰ دینی تعلیم کے علاوہ قریباً تمام مضامین کا انتظام ہے۔ پہلے سال ہی کالج کا ایف۔ اے کا نتیجہ ۸۵ فیصدی رہا ہے۔ جو دوسرے کالجوں کی نسبت بہت شاندار ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ اپنی لڑکیوں کو جامعہ نصرت میں تعلیم دلوائیں۔ تاکہ وہ مروجہ تعلیم کے علاوہ اعلیٰ دینی تعلیم بھی حاصل کر سکیں۔

کالج کے ساتھ ہوسٹل کا بھی انتظام ہے۔ پراسپکٹس پرنسپل جامعہ نصرت کو لکھ کر منگوائے جا سکتے ہیں“

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۴ اخاء ۱۳۳۲ھش

ملکی صنعتی ترقی کے لئے قربانی

اگرچہ کہا جاتا ہے کہ فلاں ملک زراعتی ہے۔ مگر خواہ کوئی ملک کتنا بھی زراعتی ہو۔ اس کے آجکل یہ معنے نہیں ہوسکتے۔ کہ اس کو صنعت وحرفت کے ساتھ کوئی تعلق واسطہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر غور سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ آجکل جتنے بھی ملک زراعت میں ترقی کر رہے ہیں ساتھ ہی ساتھ وہ صنعت وحرفت میں بھی ترقی کر رہے ہیں۔ امریکہ ہی کو لے لیجیئے۔ ہمارا ملک پاکستان بھی زراعتی ملک کہلاتا ہے۔ مگر ہمیں امریکہ سے خوراک کے لئے گندم لینی پڑی ہے۔ اور کینیڈا سے بھی۔ اگرچہ امریکہ اور کینیڈا آج وہ ممالک ہیں۔ جو صنعت وحرفت میں بھی سب اقوام سے آگے نہیں۔ تو ترقی یافتہ صنعتی ممالک کے برابر ضرور ہیں۔ گویا امریکہ اور کینیڈا جہاں زراعت میں ترقی کر رہے ہیں، وہاں وہ صنعت وحرفت میں بھی کسی سے پیچھے نہیں۔ یہ ممالک نہ صرف اپنی ملکی ضروریات کے لئے صنعتی اشیاء پیدا کرتے ہیں۔ بلکہ اتنی زیادہ پیدا کرتے ہیں کہ ہر سال ہزاروں لاکھوں ٹن صنعتی مال برآمد بھی کرتے ہیں ؛

پاکستان کے متعلق بھی کہا جاتا ہے کہ یہ ایک زراعتی ملک ہے۔ حالانکہ زراعت میں بھی یہ اتنا ترقی یافتہ نہیں۔ جتنا کہ امریکہ کینیڈا۔ آسٹریلیا۔ ہالینڈ بلجیم اور اسی قسم کے دوسرے مغربی ممالک ہیں۔ دراصل آج کے لحاظ سے ایک زراعتی ملک ہی خاصکر ان صنعتوں میں جن کے لئے ایسے خام مال کی ضرورت ہے جو اس ملک میں پیدا ہوتا ہے۔ ان ممالک سے آگے ہونا چاہیئے جو دوسروں سے خام مال درآمد کرنے پر مجبور ہیں۔

جو صنعتی ممالک دوسروں سے خام مال درآمد کرکے صنعت وحرفت میں ترقی کر گئے ہیں۔ وہ وہی چند ممالک ہیں جہاں مشینری تیار کرنے کے لئے خام مال بکثرت دستیاب ہوتا ہے۔ چونکہ بعض عام خام مال پیدا کرنے والے ممالک خاصکر ایشیائی ممالک میں سوائے جاپان کے صنعتی ترقی بعض وجوہات سے نہیں ہوئی اس لئے جن ممالک میں صرف مشینری تیار کی جاتی ہے۔ وہ ایسے ممالک سے خام مال منگوا کر صنعتی مہارت کے ذریعہ بیچاسوں، سینکڑوں گنا نفع کماتے ہیں۔

مشینری میں فوقیت رکھنے والے ایسے ممالک جو دوسروں سے خام مال لے کر صنعت میں ترقی کر گئے ہیں شروع سے یہ کوشش کرتے چلے آئے ہیں کہ صرف عام خام مال پیدا کرنے والے ممالک صنعت میں ترقی نہ کر سکیں۔ ورنہ ان کی روزی پر اثر پڑے گا۔

آجکل ایسے ممالک نے جہاں مشینری بھی تیار ہوسکتی ہے۔ اور عام خام مال بھی پیدا ہوتا ہے۔ ایک بڑی حد تک اگرچہ ان کوششوں کو ناکام کر دیا ہے۔ مگر جن ممالک میں عام خام مال پیدا ہوتا ہے۔ مگر مشینری نہیں پیدا ہوتی۔ اور جن میں پاکستان بھی شامل ہے صنعت کاری کی چیزوں میں بہت بڑی حد تک دوسرے ممالک کے مرہون ہیں۔ اور اس طرح ملک کا بہت سا روپیہ جو اسکو خام مال کی فروخت سے حاصل ہوتا ہے۔ دوسرے ممالک کے صنعتی مال پر صرف ہو جاتا ہے۔

پاکستان میں بہت سا خام مال ایسا پیدا ہوتا ہے۔ جس کی صنعتی ملکوں کو سخت ضرورت ہے۔ ان میں سے پٹ سن اور روئی خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ افسوس ہے کہ ہم ان اشیاء کی اہمیت سمجھتے ہوئے بھی بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے ابھی تک ان سے پورا پورا فائدہ نہیں اٹھا سکے۔ اور بجائے دوسرے ممالک سے صنعتی ترقی کے لئے مشینری حاصل کرنے کے لئے اپنا بہت سا سٹرلنگ اور ڈالر مجبوراً محض معمولی آرائش وتزئین کے سامانوں پر صرف کرتے رہے ہیں۔

بے شک اس چوک میں ہماری ناتجربہ کاری کا بھی بہت بڑا دخل ہے جو اگرچہ ایک حد تک ضروری ہے۔ کہ ہم اپنی تجارتی پالیسی کو کوئی مستقل صورت تا حال نہیں دے سکے۔ مگر زیادہ تر اس کی وجہ دوسری اقوام کی ہوشیاری اور تجربہ کاری ہے۔ جو ہمارا قیمتی خام مال ایک مدت تک محض سامان آرائش وتزئین کے عوض ہتیاتے رہے ہیں۔ اگرچہ جوں جوں ہمارا تجربہ زیادہ ہوتا چلا گیا ہے۔ ہم زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے رہے ہیں کہ اپنے قیمتی خام مال کے عوض ایسا مال لیا جائے۔ جو ہمارے ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر سے بہتر بنانے میں ممد ومعاون ہو۔ دوسرے لفظوں میں ہم یہ کوشش کرتے رہے ہیں کہ اپنے قیمتی خام مال کے عوض آرائش وتزئین وغیرہ کے سامان کی بجائے مشینری وغیرہ حاصل کی جائے جس سے ہمیں ملکی صنعت کو ترقی دینے کے لئے سخت ضرورت ہے۔ یا ایسا ادھورا تیارشدہ مال مثلاً سوت وغیرہ حاصل کیا جائے۔ جس سے ہم آگے صنعتی مال کپڑا وغیرہ تیار کر سکیں۔ تاکہ جہاں تک ہوسکے ہم ایسی مشینری کی خرید کے لئے روپیہ بچائیں۔ جس سے ہم وہ عام استعمال کا معمولی سامان اپنے ملک ہی میں تیار کر سکیں۔ جس کی وجہ سے ہمارا بہت سا روپیہ دوسرے ممالک سے خریدنے میں صرف ہو جاتا ہے۔

یہ ایک نہایت نازک معاملہ ہے۔ اور اس تعلق میں کوئی فوری اقدام ملک پر بھاری اقتصادی مصیبت لا سکتا ہے۔ اس لئے اس مدعا کو حاصل کرنے کے لئے بتدریج ہی قدم اٹھایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ حکومت نے اس سال بھی بر آمدی اشیاء کے لئے لائسنس دینے میں کافی حد تک اس بات کا لحاظ رکھا ہے۔ کہ سخت ضروریات کی اشیاء مثلاً کپڑا دوائیں وغیرہ کو چھوڑ کر باقی ایسے سامان کے لئے جو محض آرائش وتزئین کے کام آتے ہیں درآمد کا لائسنس یا تو بالکل نہ دیا جائے۔ یا کم مقدار کے لئے دیا جائے۔ اور اس طرح جو سٹرلنگ یا ڈالر بچائے۔ اس سے زیادہ سے زیادہ مشینری خریدی جائے جو پاکستان کی صنعتی ترقی کے لئے ممد ومعاون ثابت ہو۔

اس درآمدی پالیسی کے اعلان کی وجہ سے جو حالات پیدا ہوئے ہیں۔ ان کے متعلق پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے اپنی ماہوار نشری تقریر میں کل رات جو کچھ فرمایا ہے نہایت اہم ہے۔

" مجھے یقین ہے کہ آپ سب کو ایک بات پر اتفاق ہوگا کہ یہی ایک ذریعہ ملک کے لئے درست ہے لیکن یہ راستہ اختیار کرنے میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا۔ اور کفایت شعاری اختیار کرنی ہوگی۔ ہمیں ان مشکلات کا سامنا کرنے کے لئے خود کو تیار رکھنا چاہیئے۔ اور ملک کے مفاد کے لئے سادہ زندگی بسر کرنے کی ہمہ تن کوشش کرنی چاہیئے۔ ترقی یافتہ ممالک کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ گزشتہ جنگ کے اثرات نے انگلستان کو مجبور کر دیا کہ کفایت شعاری کی زندگی اختیار کرے۔ تاکہ ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنائے۔ انگلستان اور یورپ کے دوسرے ممالک سے ہمیں سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے کہ جنگ عظیم کے بعد ان ممالک نے اپنی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے کیا کیا تدبیریں اختیار کی تھیں۔ میں اور میرے رفقائے کار ہر امکانی کوشش کریں گے۔ کہ روزمرہ کی ضروریات کی چیزیں مناسب قیمت پر آپ کو ملتی رہیں۔ چاہے اس کے لئے ہمیں قانون بنانے یا باہر سے زیادہ مال منگانا پڑے۔ لیکن پھر بھی ہمیں سادہ اور کفایت شعارانہ زندگی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ تاکہ ہمارا ملک مادی طور پر ترقی کر سکے۔ اور ہمارے ملک کے باشندوں کو بیروزگاری کا شکار نہ بننا پڑے۔ محض اس خیال سے کہ ہمیں جلد از جلد ضروریات زندگی کی وہ چیزیں مل جائیں جو غیر ممالک سے آتی ہیں۔ ہمیں کوئی ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہیئے۔ جو ہمارے ملک کی آئندہ صنعتی ترقی میں حائل ہو۔ کیونکہ صنعتی ترقی ہی ایسی چیز ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہمارا ملک ہمیشہ کے لئے خوشحال ہو سکتا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ملک کی ترقی کی اس پالیسی کے لئے آپ یہ معمولی سی قربانی دینے کے لئے تیار ہوں گے۔ آپ اس پالیسی کو کامیاب بنانے کے لئے اور کچھ نہیں تو صرف یہ کیجئے کہ اپنے ملک کی چیزیں خریدیئے۔ اور باہر سے آئی ہوئی ایسی چیزیں نہ خریدیئے۔ جن کی قیمتیں معمول سے بڑھی ہوئی ہوں"۔

ہمیں امید ہے کہ ہمارے ملک کے لوگ خاص کر متمول طبقہ ان حالات کا نہایت دلیری اور جرأت سے مقابلہ کرے گا۔ اس ضمن میں ہم حکومت کے تمام ذمہ وار کارکنوں سے درخواست کرتے ہیں۔ خاصکر ان سے جو اعلےٰ اسامیوں پر تعینات ہیں کہ وہ خود قربانی اور عمل سے عوام کے سامنے نمونہ پیش کرکے حکومت کے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ اور ہم ان لوگوں سے بھی جو پاکستان سے واقعی محبت رکھتے ہیں۔ مگر کسی وجہ سے موجودہ حکومت کے خلاف ہیں درخواست کرتے ہیں کہ یہ ایک ایسا کام ہے۔ جس میں ان کو آگے بڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ اور اس بات کا خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ اس سے موجودہ حکومت کوئی فائدہ حاصل کرے گی۔ بلکہ انہیں چاہیئے کہ صرف ملک کے مفاد کو پیش نظر رکھیں۔ اور اس نہایت اہم مگر مشکل کام میں اپنے ملکی بھائیوں کی صحیح راہ نمائی کریں۔

مبلغ سوئٹزرلینڈ کے ہاں پہلے فرزند کی ولادت

کنری ۲ اکتوبر۔ مکرم ڈاکٹر حامد دین صاحب کنری سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ زیورچ (سوئٹزرلینڈ) میں ان کے صاحبزادے مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کو جو عرصہ سات سال سے تبلیغ اسلام کی غرض سے وہاں مقیم ہیں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے فرزند عطا فرمایا ہے الحمدللہ

مکرم شیخ صاحب نے سوئٹزرلینڈ میں ہی شادی کی ہے۔ اور یہ ان کا پہلا فرزند ہے۔ ہم شیخ صاحب موصوف اور ان کے والد محترم اور ان کی اہلیہ صاحبہ اور دیگر متعلقین کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کے وجود کو سوئٹزرلینڈ میں اسلام واحمدیت کے لئے ایک نیک فال بنائے اور اسے لمبی عمر کے ساتھ دین کا خادم بننے کی توفیق عطا کرے ؛

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کیلئے کامل نمونہ ہیں

(۲)

آپ ایک یتیم کے طور پر ایک شریف لیکن غریب خاندان میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں ہی آپ میں ایک خاص وقار پایا جاتا تھا۔ چنانچہ گھر میں آپؐ اپنا کھانا بھی کبھی مانگ کر نہیں لیتے تھے۔ آپؐ کو اپنی معاش کے لئے مزدوری سے عار نہ تھی۔ چنانچہ آپؐ نے خود بیان فرمایا۔ کہ میں چند قراریط لے کر اہل مکہ کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ آپؐ نے بعد میں تجارت شروع کی۔ اور دیانت داری راست بازی۔ معاملہ کی صفائی۔ اور عہد کی پابندی میں خاص شہرت حاصل کی۔ آپؐ کے اردگرد بت پرستی۔ شراب نوشی۔ قمار بازی اور طرح طرح کی بدکاریوں کا بازار گرم تھا۔ لیکن آپ کی زندگی ہر ایک قسم کے عیب سے پاک اور صاف رہی۔ اور آپؐ نے اپنے ہم وطنوں سے امین اور صدوق کا خطاب حاصل کیا۔ اور بنی نوع انسان کی ہمدردی اور اپنے بزرگوں کی فرمانبرداری اور صلہ رحمی اور ہر ایک قسم کی نیکی میں آپ مصروف رہے۔ اور ہر ایک قسم کے پسندیدہ خلق سے آپ متصف تھے۔ ۲۵ سال تک آپ مجرد رہے۔ اور یہ زمانہ آپؐ نے نہایت عفت اور پاکبازی کے ساتھ گذارا۔ اس کے بعد آپؐ نے ۴۰ سالہ بیوہ سے شادی کی۔ اور ۵۰ سال کی عمر تک آپؐ نے نہایت وفاداری سے اس کے ساتھ نباہ کیا۔ آپؐ کا چال چلن ایسا پاکیزہ تھا کہ نیک فطرت لوگوں نے آپؐ کا دعویٰ سنتے ہی آپؐ کی صداقت کا اقرار کیا۔ اور بد فطرت لوگوں کو بھی یہ کہنا پڑا۔ کہ ہم آپؐ کی تکذیب نہیں کرتے۔ لیکن ہم آپ کے لائے ہوئے دین کو قبول نہیں کر سکتے۔ دعویٰ نبوت کے بعد آپؐ کی سخت مخالفت کی گئی۔ آپؐ کو اور آپؐ کے متبعین کو سخت دکھ دیا گیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے ان شدائد اور تکالیف کے زمانہ کو ۱۳ سال تک لمبا کر دیا۔ اور آپؐ کے خیر خواہ چچا اور آپؐ کی غمگسار بیوی کو بھی آپ سے جدا کر لیا۔ اور آپؐ کے لئے کوئی ظاہری پناہ کی جگہ نہ چھوڑی۔ اللہ تعالےٰ نے ایسا اس لئے کیا۔ اور اس تکلیف کے زمانہ کو اس قدر لمبا اس لئے کر دیا۔ تا آپ کا صبر اور استقامت دنیا پر پورے طور پر واضح ہو جائے۔ آخر آپ نے خدا تعالیٰ کے اذن سے اپنے متبعین سمیت ایک دور کے شہر میں جا کر پناہ لی۔ مگر دشمن نے وہاں بھی پیچھا نہ چھوڑا۔ بلکہ تمام ملک عرب کو آپؐ کے خلاف بھڑکا دیا۔ تب اگرچہ آپ کی جماعت کمزور اور قلیل تھی۔ تاہم اللہ تعالےٰ سے اذن پا کر آپؐ نے اپنی حفاظت کے لئے اور اسلام کو دشمن کے ہاتھ سے بچانے کے لئے دشمن کا مقابلہ کیا۔ اور باوجود اپنی جماعت کی قلت اور بے سروسامانی کے آپؐ نے اپنے کثیر التعداد اور زبردست دشمن کو جو بار بار آپ کے مقام ہجرت پر چڑھ کر آتا تھا۔ ایسی شکست دی۔ کہ اس کا سارا زور اور اس کا سارا گھمنڈ ٹوٹ گیا۔ اور آخر عاجز اور لاچار ہو کر اس نے آپؐ کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ تب آپؐ نے نہایت فراخدلی سے ان کے سارے جرم معاف کر کے اور ان کے سارے مظالم اور جور و تعدی کو فراموش کر کے ان کو بھائیوں کی طرح اپنے گلے لگا لیا۔

آپؐ نے نہ صرف مکہ کے قریش کو مغلوب کیا۔ بلکہ سارے ملک عرب کے دشمن قبائل کو زیر کیا۔ اور جنوب سے لیکر شمال تک اور مشرق سے لیکر مغرب تک امن اور آزادی کا سکہ بٹھا دیا۔ آپؐ نے جس بہادری سے دشمن کا مقابلہ کیا۔ جن تدابیر سے ان کو مغلوب کیا۔ اور جس طریق سے چند سال کے عرصہ میں وحشیوں اور درندوں کی زمین میں امن کی حکومت قائم کی۔ جو جو فرمانِ جنگ کے دوران میں دشمن اور قیدیوں سے سلوک اور عہد و پیمان اور صلح و آشتی کے بارے میں جاری کئے۔ اور جس شرافت اور شجاعت کے ساتھ جنگ کو چلایا۔ اور جس نیک نیتی اور امن پسندی کی روح کے ساتھ صلح کے معاہدے کئے۔ اور جس دیانتداری اور راستبازی کے ساتھ ان کی پابندی کی۔ اور جو حسنِ سلوک مغلوب دشمن کے ساتھ کیا۔ یہ سب امور مہذب سے مہذب سلطنتوں کے لئے اس وقت سے لے کر اب تک ایک قابل تقلید نمونہ ہیں۔ اور آئندہ بھی رہیں گے۔

جب آپؐ نے اپنے وطن محبوب سے ہجرت کر کے مدینہ اپنا مرکز بنایا۔ اور وہاں کی غیر مسلم آبادی سے باہمی تعاون اور مذہبی آزادی کے اصول پر ایک معاہدہ کیا۔ اور بعد میں عرب کے تمام قبائل کے ساتھ جنگ چھڑ جانے کی وجہ سے آپؐ کو اپنا مرکز مضبوط کرنا پڑا۔ اور بعض گرد و نواح کے قبائل کو مغلوب کر کے ان کے ساتھ صلح کا عہد و پیمان کیا۔ اور امن کے قیام کے لئے بعض ضوابط و قوانین کا اجراء کیا۔ تو اس طرح رفتہ رفتہ مدینہ ایک اسلامی سلطنت کا دار الخلافہ ہو گیا۔ اور حالات نے آپ کو ایک بادشاہ کی حیثیت دیدی۔ تو اس وقت آپ کے کام کا دائرہ نہایت وسیع ہو گیا۔ اور آپ کے تعلقات بڑھ گئے۔ اس وقت آپ کے کئی کام تھے۔ مذہبی ہادی اور رہنما اور اخلاقی واعظ اور سوشل ریفارمر ہونے کے علاوہ حکومت اور سیاست کے تمام شعبوں کی باگ ڈور آپ کے ہی ہاتھ میں تھی۔ آپ ہی بادشاہ تھے۔ اور آپ ہی کمانڈر انچیف اور سپہ سالار تھے۔ آپؐ ہی شارع اور قوانین کا اعلان کرنے والے تھے۔ آپؐ ہی ان قوانین کو جاری کرنے والے اور آپ ہی جج اور آپ ہی مجسٹریٹ تھے۔ آپ ہی سیاسی اور پولیٹیکل مہمات کو پورا کرنے والے تھے۔ اور جوں جوں آپ کی سلطنت کے حدود وسیع ہوتے گئے۔ توں توں آپ کے کام کا دائرہ بھی وسیع ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ سرحدی حکومتوں کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کی نوبت آ گئی۔

ان کاموں کے علاوہ آپؐ کے سوشل تعلقات بھی وسیع ہوتے گئے۔ اور آپؐ کے فرائض کی تقسیم اور آپؐ کے کاموں کا دائرہ ایسا وسیع ہو گیا۔ کہ ان کو کسی حد بندی کے اندر لانا ایک محال امر ہے۔ مگر جیسا کہ تاریخ گواہی دیتی ہے۔ آپ نے ان بے شمار فرائض کو نہایت ہی احسن طور پر ادا کیا۔ اور ہر ایک امر میں ایک ایسا نمونہ پیش کیا۔ اور ایسے اصول قائم کئے۔ جو تمام انسانوں کے لئے قابل تقلید اور ہر ایک پہلو سے کامل ہیں۔

ان مختلف شعبوں کے علاوہ تعلقات کے وسیع ہو جانے کی وجہ سے آپ کو ہر ایک قسم کے خلق کے اظہار کا موقعہ ملا۔ آپؐ نے ہر ایک موقعہ پر عین محل اور موقع کے مطابق ہر ایک خلق کا موقعہ دکھایا۔ آپؐ بادشاہ ہوئے۔ مگر آپؐ نے اپنے لئے کوئی شان و شوکت کا سامان نہ کیا۔ بلکہ پہلے کی طرح سادہ زندگی بسر کرتے رہے۔ آپؐ کے پاس اموال آئے۔ مگر آپؐ نے اپنے لئے ایک حبہ بھی جمع نہ کیا۔ بلکہ سارے کے سارے اموال غریبوں۔ بیواؤں۔ اور یتیموں کی مدد کے لئے خرچ کر دیئے۔ اور اپنے لئے ہمیشہ درویشانہ زندگی پسند فرماتے رہے۔

قرآن جیسی کامل وہ کتاب ہے۔ جو آپؐ پر نازل ہوئی۔ ایسا ہی کامل وہ انسان تھا۔ جس پر وہ کتاب اتاری گئی۔ جیسا آپؐ کی لائی ہوئی تعلیم کامل ہے۔ ایسا ہی آپؐ کا عملی نمونہ بھی کامل ہے۔ گویا آپؐ نے اس کامل تعلیم کو اپنے عملی نمونہ میں پورا کر کے دکھا دیا۔ چنانچہ ایک فہیمہ زکیہ خاتون نے جس کو دن رات آپؐ کے عملی نمونہ کا نہایت قریب سے مشاہدہ کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔ آپ کی نسبت فرمایا۔ کان خلقه القرآن۔ جیسے تمام درجہ کے لوگوں کے لئے قرآن شریف میں کامل ہدایت موجود ہے۔ ایسا ہی آپ کی زندگی میں ہر طبقہ کے انسانوں کے لئے کامل نمونہ موجود ہے۔ جوانوں کے لئے بھی اور بوڑھوں کے لئے بھی غرباء کے لئے بھی اور امراء کے لئے بھی۔ رعایا کے لئے بھی اور حکام کے لئے بھی۔ درویشوں کے لئے بھی اور بادشاہوں کے لئے بھی۔ مذہبی رہنماؤں کے لئے بھی اور سوشل ریفارمروں کے لئے بھی۔ محبانِ وطن کے لئے بھی اور سیاسی اور پولیٹیکل انسانوں کے لئے بھی۔ زاہدوں اور عابدوں کے لئے بھی۔ اور دنیا کے کاروباری انسانوں کے لئے بھی۔ مزدوروں کے لئے بھی اور تاجروں کے لئے بھی۔ مجردوں کے لئے بھی اور متاہلوں کے لئے بھی۔ فوجی جرنیلوں اور سپہ سالاروں کے لئے بھی۔ اور مدبرانِ ملک اور اصحاب حل و عقد کے لئے بھی۔ بنی نوع کے ہمدردوں اور بہی خواہوں کے لئے بھی اور مصیبت زدوں اور مساکین کے حامیوں کے لئے بھی۔ واضعانِ قانون اور مقننوں کے لئے بھی ججوں اور مجسٹریٹوں کے لئے بھی غرض آپؐ کی زندگی تمام بنی نوع انسان کے لئے اور تمام قوموں اور تمام زمانوں کے لئے ایک کامل اور مکمل نمونہ ہے۔

سالانہ اجتماع کے بارہ میں ضروری اعلان

اس سے قبل المصلح اور خالد میں بعض امور کے متعلق تفصیل سے اعلان کیا جا چکا ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ ان کا اعادہ کیا جا رہا ہے۔ (۱) اجتماع میں شامل ہونے والے خدام اپنے ساتھ ایک زائد کپڑا ضرور لائیں۔ تا اگر فرش کا مناسب انتظام نہ ہو۔ تو انہیں بیٹھنے میں سہولت ہو۔ (۲) ہر خادم اپنے ساتھ ½1 × 2 کا سفید کپڑے کا بلا ضرور لائے۔ جس پر سیاہ روشنائی سے خادم کا نام۔ مجلس کا نام اور قطعہ کا نام لکھا ہوا ہو۔ قطعہ کے نام کے آگے خالی جگہ چھوڑ دینی چاہیئے۔ اس کا اندراج مقام اجتماع میں ہوگا۔ (۳) ہر خادم اپنے ساتھ موسم کے مناسب بستر۔ تھیلہ معہ ضروری سامان۔ ایک پلیٹ ایک مگ یا گلاس اور ایک چھوٹی بالٹی ضرور لائے۔ کیونکہ یہاں بالٹیوں کا انتظام نہیں ہوگا۔ (۴) خیمہ بنانے کے لئے ضروری سامان مثلاً کھیس یا چادریں۔ لاٹھیاں۔ کھونٹیاں ساتھ لانی چاہئیں (۵) علمی مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام کاغذ اور قلم کا انتظام کر کے آئیں۔ دفتر سے اس مرتبہ کاغذ مہیا نہیں کیا جا سکے گا۔ (۶) ورزش اجتماعی کے لئے نکر۔ بنیان۔ اور کینوس کے شوز ضروری ہیں۔ (۷) اجتماع کے معاً بعد تربیتی کلاس ہوگی۔ جو پندرہ دن تک رہے گی۔ اس میں ہر مجلس کو ایک نمائندہ بھجوانا چاہیئے۔ بڑی مجالس اپنے اراکین کی تعداد پر ہر سو یا سو کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہیں۔ جس مجلس کا سالانہ اجتماع کا چندہ سو فی صدی ادا ہو جائیگا۔ اس سے نمائندہ کا خرچ نہیں لیا جائیگا۔ ورنہ ہر مجلس کو فی نمائندہ مبلغ بیس روپے بطور اخراجات نمائندہ مرکز میں پہلے جمع کرانے ضروری ہوں گے۔ کلاس میں شامل ہونے والا نمائندہ کم از کم مڈل پاس ہو۔ اور قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتا ہو۔ ہر نمائندہ اپنے ساتھ کم از کم آٹھ کاپیاں اور قلم یا پنسل لیکر آئے۔ (۸) چندہ سالانہ اجتماع کے بارہ میں پھر تاکید کی جاتی ہے۔ وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ انتظامات کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ جملہ قائدین خاص توجہ کریں۔ اور چندہ سالانہ اجتماع جلد از جلد وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ یہ چندہ ہر خادم کے لئے ادا کرنا ضروری ہے۔

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ماسٹر عبدالعزیز صاحب نوشہروی مرحوم

از مبارک احمد صاحب بی اے

ماسٹر عبدالعزیز صاحب نوشہروی مرحوم نوشہرہ ننگے زئیاں ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ آپ کا خاندان ضلع گورداسپور سے۔ سکھوں کا راج آنے پر ضلع سیالکوٹ میں آکر آباد ہو گیا تھا۔ آپ کی پیدائش ۱۸۶۳ء کے قریب ہوئی۔ بچپن میں آپ اپنے والد کے پاس جو کوہستان نمک میں ملازم تھے رہے۔ ابھی آپ کی عمر بمشکل دس سال کی تھی۔ کہ باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ اور آپ اپنی والدہ کے ساتھ اپنے آبائی گاؤں میں واپس آگئے اور تعلیم حاصل کرنی شروع کی۔ اور نوشہرہ کے پرائمری سکول میں داخل ہو گئے۔ پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد۔ آپ کو آپ کے بڑے بھائی عبدالکریم صاحب نے۔ جو اس دوران میں مڈل پاس کر کے ضلع منٹگمری میں ریڈر لگ چکے تھے۔ اپنے پاس بلا لیا۔ اور یہ وہ زمانہ تھا۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے۔ براہین احمدیہ کے متعلق اشتہار دیا تھا۔ وہ اشتہار آپ کے بھائی عبدالکریم صاحب اور ان کے حلقۂ احباب میں بھی مشہور ہوا۔ اور انہوں نے براہین احمدیہ کی قیمت پیشگی روانہ کر دی۔ اور کچھ چندہ بھی دیا۔ جو کہ براہین احمدیہ کی کسی لسٹ میں چھپا ہوا ہے۔ احمدیت کی یہ پہلی آواز تھی۔ جو کہ ماسٹر صاحب کے کان میں پڑی۔ اس کے بعد آپ مڈل پاس کر کے امرتسر کے گورنمنٹ ہائی سکول میں داخل ہو گئے۔ اور ۱۸۸۷ء میں میٹرک کے امتحان میں اپنے سکول میں دوئم آئے۔ فارسی میں آپ ہمیشہ اول رہا کرتے تھے۔ اور شاہنامہ فردوسی آپ کو انعام میں ملا تھا۔ اپنے بھائی کی کوشش سے اسی سال رسالہ نمبر ۱۱ بنگال کیولری میں انگلش ماسٹر مقرر ہوئے۔ ابھی آپ ملازم ہوئے ہی تھے۔ کہ آپ کے بھائی عبدالکریم صاحب عین عالم شباب میں قضاء الٰہی سے فوت ہو گئے۔ اور سارے خاندان کا بوجھ آپ کے کندھوں پر آپڑا۔ جس کو آپ نے مردانہ وار نہایت خوش اسلوبی سے نبھایا۔

خوش قسمتی سے آپ کے ہیڈ منشی خیرالدین صاحب جو ریاست مالیر کوٹلہ کے جاگیردار تھے۔ اور فارسی کے بڑے عالم تھے احمدی تھے۔ ان کی صحبت نے آپ پر بہت اثر کیا۔ اور حضور علیہ السلام کی کتب کا باقاعدہ مطالعہ آپ نے شروع کیا۔ اور آپ کی طبیعت راغب ہوتی گئی۔ اور کبھی کوئی شک پیدا نہ ہوا۔ مگر آپ کی طبیعت تصوف اور فقیروں کی طرف زیادہ راغب تھی آپ انبالہ میں توکل شاہ صاحب نقش بندی کی خدمت میں بھی جاتے رہے۔ اور آپ کا شغف ہمہ اوست والے طبقہ سے بڑھتا گیا اور باقاعدہ وظیفے کرتے۔

انبالہ میں آپ کے دوست منشی خیرالدین رسالہ نمبر ۱ میں تبدیل ہو کر چلے گئے۔ اور رسالہ میں کوئی احمدی نہ رہا۔ اس اثناء میں آپ کا رسالہ میاں میر چھاؤنی میں آگیا۔ یہاں سے آپ کو کسی کام کے سلسلہ میں ڈلہوزی جانے کا اتفاق ہوا۔ راستہ میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جا کر ملنے کا ارادہ کیا۔ بٹالہ میں ایک عزیز بلکہ دشمن نے آپ کو قادیان جانے سے روک دیا اور جاٹلی شریف جانے کی ترغیب دی۔ سو آپ وہاں گئے۔ اور ڈلہوزی سے ہو کر واپس میاں میر آگئے۔ یہاں پر آپ رسالہ کی نوکری سے سبکدوش ہو کر نارتھ ویسٹرن پولو ایسوسی ایشن کے دفتر میں ہیڈ کلرک ملازم ہو گئے پھر پولو ایسوسی ایشن کا دفتر انبالہ چھاؤنی میں چلا گیا۔ اور وہاں احمدی احباب کی صحبت پھر میسر آنی شروع ہوئی۔ آپ کو جناب خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب اور بھائی عطاء اللہ صاحب کی جمعیت میں اخبار بدر کی پرانی فائلوں کے مطالعہ کا موقعہ ملتا رہا۔ اور احمدی احباب کے ساتھ ہی نمازیں پڑھتے رہے۔ اس دوران میں آپ نے ایک خواب دیکھا۔ کہ آسمان سے ایک سفید بوتل اتر رہی ہے۔ اور اس کے پیچھے دو شخص بھی اتر رہے ہیں اور پکار کر بلند آواز سے کہہ رہے ہیں۔ کہ آسمان سے جو چیز اترنے والی تھی۔ وہ یہی ہے۔ اس کی تعبیر آپ کے ایک بچپن کے ہمجولی سائیں امام دین نے جو کہ احمدی ہو چکے تھے۔ بتائی کہ سفید بوتل سے مراد مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ اور دو آدمی دو فرشتے ہیں۔

اس کے بعد آپ ایک دفعہ قرآن کریم کا مطالعہ فرما رہے تھے۔ کہ جب آیت۔

کنت انت الرقیب علیھم

پڑھی تو آیات کے سیاق و سباق سے کامل یقین ہو گیا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ ان کا دوبارہ آنا ناممکن الوقوع ہے۔ اس پر آپ نے ۱۹۰۶ء میں معہ اپنی اہلیہ اور بچوں کے بذریعہ خط بیعت کر لی ستمبر ۱۹۰۷ء اور پھر دسمبر ۱۹۰۷ء میں جلسہ سالانہ پر تشریف لے گئے۔ اور دستی بیعت بھی حضور کے ہاتھ پر کی۔ اور حضور کا یہ فرمان "جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار" پورا ہوا۔

پھر آپ نے اپنی اور اپنی اہلیہ کی وصیت بھی کر دی۔ اور اپنے دو لڑکوں کو قادیان میں تعلیم دلوائی۔

پولو ایسوسی ایشن سے ریٹائر ہو کر آپ اپنے آبائی گاؤں نوشہرہ میں آگئے اور بقیہ زندگی (سوائے دو سال کے جو قادیان میں بسر کئے) یہیں بسر کی۔

یہاں پر آپ نے زمیندارہ کام کے ساتھ ساتھ اپنے دیہات کے لوگوں کی حالت سدھارنے میں۔ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ آپ نے نوشہرہ میں گرلز مڈل سکول منظور کروایا اور باوجود متعدد لوگوں کی سخت مخالفت کے۔ آپ نے سکول کو جاری کروا دیا۔ اپنی زندگی کے آخری سال میں۔ آپ نے اہالیان نوشہرہ کی خاطر۔ ایک گرلز مڈل سکول بنوانے کی بھی بہت کوشش کی۔ اور اپنا مکان سکول کے سٹاف کی خاطر دے دیا۔

آپ کی شادی نوشہرہ کے ایک معزز خاندان میں ہوئی۔ اور آپ کی رفیقہ حیات نہایت نیک پاک اور سخی عورت تھیں۔ ان کی زندگی نہایت خوش و خرم اور قابل رشک گذری۔

۱۹۳۲ء میں آپ کی لڑکی اختر بیگم ۲۱ سال کی عمر میں جے وی پاس کر کے گھر آئی تھیں اور ان کی شادی کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ کہ اچانک بیمار ہو کر قضاء الٰہی سے فوت ہو گئیں۔ آپ کو اس کی موت کا از حد رنج ہوا۔ یہاں تک اس فانی دنیا کی کچھ حقیقت آپ کی نگاہوں میں نہ رہی۔ آپ نے اس کا تمام جہیز نصرت گرلز سکول قادیان کو دے دیا۔

آپ نہایت متقی پرہیز گار صوم و صلوٰۃ کے پابند صاحب رویا اور کشف تھے۔ رات کو ساری ساری رات رو رو کر دعائیں مانگتے رہتے۔ مہمان نوازی اور بیمار پرسی آپ کی طبیعت کا خاص خاصہ تھیں۔ ہر کام میں سلیقہ اور ہر چیز اس کی جگہ پر رکھنے کی بہت تاکید کرتے۔ طبیعت میں نہایت سادگی تھی۔

آپ کی صحت نوے سال میں بھی بہت اچھی تھی۔ وفات سے تین چار یوم پہلے تک۔ اخبار المصلح خود پڑھتے رہے۔ اور اپنی زندگی کے آخری سال میں بھی تین چار میل پیدل چل کر اپنے کھیتوں کا چکر لگا آتے۔ باوجود بڑھاپے کے درختوں کو پانی دیتے۔ نلائی کرتے۔ اور باغ کی بہت نگہداشت کرتے۔ سخت محنت کے عادی تھے۔ ہم باوجود نوعمر ہونے کے محنت میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔

حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت تھی۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے بھی گہرے تعلقات تھے۔ آخری ایام میں۔ آپ نے تمام احباب کو دعوت چائے دی۔ اور سب احباب کو اکٹھا کر کے کہا کہ میں نے اپنی زندگی کا ایک لمبا حصہ آپ میں گذارا ہے۔ اس دوران میں میں نے حتی الوسع آپ کی خدمت کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر میں انسان ہوں اور مجھ سے غلطیاں بھی ہوتی رہی ہیں۔ اس لئے اگر کسی صاحب کا کوئی حق مجھ پر ہو۔ یا انہیں ناجائز تکلیف دی ہو۔ تو وہ بخوشی اپنا حق مانگ سکتے ہیں۔

اس عید الفطر سے دو دن پہلے آپ کو بخار ہوا۔ بخار پڑھنے سے پہلے ہی فرمانے لگے۔ کہ میری لڑکیوں کو اطلاع کر دو۔ مگر ہم نے یہ خیال کر کے کہ ابھی بخار ہوا نہیں معمولی بات ہے۔ اگلے دن آرام آگیا۔ عید کے دن صبح کے وقت بخار تھا۔ دوپہر کو جب ہوش آیا۔ تو سب احباب کے متعلق پوچھتے رہے۔ کہ کسی کو کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی۔ اگلے دن پھر بخار آیا۔ آدمی ڈاکٹر کو لینے گیا ہوا تھا۔ کہ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب احمدی۔ قلعہ صوبہ سنگھ والے تشریف لے آئے۔ اس دن صبح باتیں کرتے رہے۔ مگر عین سوا گیارہ بجے قبل از دوپہر بروز ہفتہ ۲۰ ر جون ۵۳ء آپ کی روح اس جہان فانی سے پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی نماز جنازہ مولوی محمد عبداللہ صاحب نے پڑھائی اور نماز مغرب کے بعد آپ کو آپ کے باغ کے شمال مغربی کونہ میں اپنی مرحومہ زوجہ کے پہلو میں امانتاً دفن کر دیا گیا۔ اب دعا ہے کہ خداوند کریم آپ کی خواہش کے مطابق آپ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

احباب سلسلہ اور دیگر احباب سے ہمیں افسوس کے خط آئے ہیں۔ چونکہ فرداً فرداً تمام احباب کو ہم جواب دینے سے قاصر ہیں۔ اس لئے میں سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور تمام احباب سلسلہ سے درخواست ہے۔ کہ دعا کریں کہ خداوند کریم آپ کو۔ جنت الفردوس میں جگہ دے۔

دنیا میں انسان پیدا ہوتے اور مرتے رہتے ہیں۔ مگر ایسے پاک نفس انسان۔ جنہوں نے مسیح وقت کا زمانہ پایا ہو روز روز اس دنیا میں نہیں آتے۔

ایھا الغائبون عنا وان کنتم
لقلبی بذکرکم جیرانا

اے ہم سے غائب ہونے والے اگرچہ تم میری نظر سے غائب ہو۔ مگر تمہاری یاد کے باعث میرا دل تمہارے پاس ہوتا ہے۔

مبارک احمد بی اے
پسر بابو سردار احمد صاحب پوسٹ ماسٹر
شبقدر فورٹ

درخواست ہائے دعا:- برادرم بشیر احمد کی اہلیہ صاحبہ عرصہ چار پانچ ماہ سے سخت بیمار چلی آتی ہیں ضعف بہت بڑھ گیا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(دفعدار عبدالحق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ناصر آباد اسٹیٹ سندھ)

(۲) بھتیجا زادہ کا شمیم احمد ایم بی بی ایس کے فائینل امتحان میں تھیریٹیکل مضمون میں تحریری کا امتحان دے رہا ہے کامیابی کیلئے دعا فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

اخلاص اور ایمان کے طریق سیکھو اور دین کی خدمت کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو

کچھ عرصہ سے صدر انجمن کی دفتاروصولی پھر گر گئی ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے درج ذیل الفاظ میں چندوں میں باقاعدگی کے متعلق احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں :-

"یہ درست ہے کہ قحط اور مہنگائی کے دن ہیں۔ اور اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔ لیکن یہ بھی تو ویسا ہی درست ہے کہ ایسے ایام میں مرکز کے اخراجات بھی بجٹ سے بڑھ جانے ضروری ہیں۔ لیکن اگر بجٹ سے بھی آمد کم ہو جائے۔ تو آپ خود سمجھ لیں کہ کام کرنے والوں کی تکلیف کتنی بڑھ جائے گی۔ مخلص اور غیر مخلص میں بھی فرق ہوتا ہے۔ کہ غیر مخلص قحط اور تنگی کے وقت گھبرا جاتا ہے۔ اور نہیں جانتا۔ کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔ اور مخلص یہ کہتا ہے کہ کچھ تنگی خدا نے بھیجی ہے کچھ میں اپنے اوپر اپنی خوشی سے وارد کر لیتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔ اور وہ میری تنگیوں کو دور کر دے پس مخلص بنیں۔ اور قربانیوں میں اور زیادہ بڑھیں۔ اور مرکزی چندوں کو بجائے کم کرنے کے زیادہ کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی برکتیں نازل ہوں۔ اور سلسلہ کے کام نہ رکیں۔....

آخر سلسلہ کے کام آپ نہ کریں گے تو کون کرے گا۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ ان قحط کے دنوں میں آگے سے بھی زیادہ قربانیاں کر رہے ہیں۔ جو کچھ وہ کر سکتے ہیں سو آپ بھی کر سکتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ طالب علمی کے زمانہ میں میرے پاس دو اچھی صدریاں تھیں ان میں سے ایک صدری چوری ہو گئی اور میرے دل کو بڑی تکلیف ہوئی۔ میں نے فوراً دوسری صدری بھی نکال کر خدا کی راہ میں دے دی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا روپیہ دیا۔ کہ مجھ پر حج فرض ہو گیا۔ اور کئی سال مکہ میں رہ کر میں نے اس سے تعلیم پائی۔ پس اخلاص اور ایمان کے طریق سیکھو اور دین کی خدمت کر کے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو"

(ناظر بیت المال)

خریداران المصلح

کی عام اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احباب کرام کی سہولت اور پرچہ کی خریداری کو وسیع کرنے کیلئے پرچہ کی قیمت پر نظر ثانی کر کے اچھ پیسے فی پرچہ مقرر کی گئی ہے اس لئے ایجنٹ اصحاب کے ساتھ اس کے مطابق معاملہ کریں۔ اور کوئی شکایت ہو۔ تو دفتر ہذا کو براہ راست اطلاع دیں۔

امیر جماعت اسلامی کے نام

جبیں۔ السلام علیکم۔ یہ صحیح ہے کہ آپ کی جماعت کے جلیل القدر رہنما اس وقت قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں۔ جو شاید ہی ملک کے مختلف مسئلوں میں آپ کی لمبا اوقات ایک اضطراری کیفیت کا نتیجہ ہوتی ہے۔ لیکن جمہوری آئین کے مسئلہ میں آپ نے سیاسی گھ ٹھ جوڑ کی ہمنوائی میں جو روش اختیار کی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اس سے آپ کی فکری عزت میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ کسی دستاویز کو دیکھے بغیر اس پر حرف ذنگ

ریسیجو...

نکتہ چینی کرنا اور عوام کو دعوت احتجاج دینا اگر ہم غلطی نہیں کرتے۔ تو یقیناً قرآن و حدیث کی رو سے بھی نادرست ہے۔

آپ مسیاسی نو سر بازوں کے چکمہ میں نہ پھنسئے۔ جو لوگ بی پی سی رپورٹ پر اصرار کر رہے ہیں۔ وہ مخلص نہیں۔ بلکہ اپنی ذاتی اہانت کا انتقام لینے کے لئے جرہ بازی کر رہے ہیں۔

آپ کا مخلص ایڈیٹر

سالانہ اجتماع ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۵۳ء

ایڈیٹر ہفت روزہ چٹان لاہور کے کھلے خط

(از ہفت روزہ چٹان ۵ اکتوبر ۵۳ء)

خواجہ ناظم الدین کے نام

محترمی خواجہ صاحب! سلام مسنون!

آپ کے قلب کی مجروحیت کا ہر بالغ نظر کو احساس ہے۔ لیکن اپنی ذاتی بر طرفی کا انتقام لینے کیلئے آپ نے جو روش اختیار کی ہے۔ وہ آپ کی روایتی نیک نفسی کے قطعی منافی ہے آپ کے عہد میں مغربی پاکستان کے عوام سے جو سلوک ہوتا رہا ہے۔ وہ زخم ابھی مندمل نہیں ہوئے۔ آپ وزارت عظمیٰ سے سبکدوشی کے بعد بھی اُن بدعنوانیوں سے بری الذمہ قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ جو یقیناً آپ کی مزعومہ شرافت کی آڑ میں پایۂ تکمیل کو پہنچی ہیں۔ آج آپ بی پی سی رپورٹ پر مصر ہیں۔ اور آپ کو اسلام کا غم بھی کھائے جا رہا ہے۔ اوّل تو یہ ایک دلچسپ تضاد ہے۔ بی پی سی میں لادینیت کی ایک مضحکہ خیز جھلک کے سوا اسلام کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ آپ کی یہ روش غالباً اس لئے ہے۔ کہ مشرقی پاکستان کو تو آپ اس کی عددی فوقیت سے حقیقی طاقت دلانے کے لئے مضطرب ہیں۔ لیکن مغربی پاکستان کی تھوڑی بہت لسانی اعانت حاصل کرنے کے لئے اسلام کا نام لیا جا رہا ہے۔ حالانکہ آپ نے اپنے عہد ہمایونی میں جو برتاؤ اسلام سے کیا ہے۔ اس کی تلخی مدت الایام تک دماغ و دل سے محو نہیں ہو سکتی۔

آج پاکستان کی سالمیت اس امر کی مقتضی ہے کہ آپ دونوں حصوں کو ذہنی و سیاسی اور دینی و تہذیبی خطوط پر ایک دوسرے سے قریب لائیں لیکن آپ جو کھیل کھیلنا چاہتے ہیں۔ وہ اس کے سوا کیا ہے۔ کہ آپ بنگال کی نامسلمان اقلیت کو ہاتھوں میں لے کر ایک صوبہ کی "لسانی گنتی" کو مغربی پاکستان کی قوم و سیاست پر مسلط کرنا کرانا چاہتے ہیں۔ جہاں تک بنگالی اور اردو کا تعلق ہے اس کا جواب تو آپ کو پارلیمنٹ کے ارکان ہی سے مل سکتا ہے۔ لیکن جہاں تک مغربی پاکستان کے عوام کا تعلق ہے۔ ہم کہتے ہیں شاید ہم کوئی زیادتی نہیں کر رہے۔ کہ آپ کی بی پی سی رپورٹ کا فرسودہ قصر ہماری لاش ہی پر تعمیر ہو سکتا ہے ہم مر سکتے ہیں۔ لیکن یہ گوارا کرنے کے لئے تیار نہیں ہونگے۔ کہ ہم آپ بنگالی سازشوں سے لیس کا نشانہ ہو کر حکومت کریں۔ خدا کے لئے پاکستان پر رحم کیجئے۔ اور اپنی سیاسی پگ تک سے ہاتھ اٹھا کر عمر عزیز کا بقیہ حصہ یاد اللہ میں گذاریئے آپ کی عاقبت کے لئے یہی بہتر ہے۔

دعا گو۔ ایڈیٹر

* * * * *

شہید سہروردی کے نام

محترم المقام۔ سلام اخلاص!

آپ جانتے ہیں کہ چٹان حزب اختلاف کی جدوجہد میں آپ کا ہمنوا رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ آپ نے حزب اختلاف کے قیام کی خاطر بڑی جدوجہد کی ہے۔ آپ کی سیاسی فراست کا احترام نہ کرنا ایک سنگین جرم ہے۔ لیکن ہم آپ کی رفاقت کے باوجود آپ سے التماس کرنا چاہتے ہیں کہ آپ جس شلت کی تیز ہوا میں حصہ لے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی بی پی سی رپورٹ کے متعلق آپنے جو چپ سادھ رکھی ہے۔ نیز جمہوری آئین کے متعلق آپنے دوسرے بنگالی رہنماؤں کی ہم نوائی میں جو پیش کلامی کی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ اردو زبان کے مسئلہ میں جس گریز سے کام لے رہے ہیں۔ اس سے آپ کی منزلت کو مغربی پاکستان میں سخت دھکا لگا ہے۔ اور ہم لوگ جو آپ کے ہم آواز ہیں ——— اپنے عوام کو جواب دینے سے قاصر ہیں۔ آپ کو تمام مسئلوں کے متعلق ایک پاکستانی قائد کی حیثیت میں سوچنا چاہیئے۔ یہ صوبائی کھیل اگر نور الامین۔ مجیب الرحمٰن۔ چوہدری فضل الحق اور ناظم الدین کھیلیں تو زیادہ بہتر ہے۔ آپ اس میں نہ کھیلئے۔ کیونکہ سیاسی رہنماؤں اور سیاسی بہروپیوں میں بڑا فرق ہے۔

سردار عبد الرب نشتر کے نام

عالی مرتبت، سلام مسنون

یہ ایک حقیقت ہے کہ چٹان اور ایڈیٹر چٹان آپ کے دیرینہ دوستوں میں سے ہیں۔ اور ہم کے قلم کی زبان پر ہمیشہ آپکی ستائش رہی ہے۔ وہ ہر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ آپ نے اپنے صوبہ کی اپنی کوزری کے شہر میں بڑی خدمت کی ہے۔

آج کی سیاسی حلقہ بندیاں اس کا اعتراف نہ بھی کریں لیکن مستقبل کا مؤرخ آپ کی خدمات کو خراج ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا ——— مگر آج پنجاب کی سیاسی ذہانت کو آپ سے ایک نیا زمانہ شکایت ہے۔ اور وہ یہ کہ مغربی پاکستان کے لوگ بی پی سی رپورٹ کو اپنے لئے زہر قاتل سمجھتے ہیں ان کی رائے میں اس رپورٹ کو دستور کی شکل دیدی جائے تو پاکستان کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ کیا آپ اس سلسلہ میں مغربی پاکستان کے سیاسی مزاج پر نظر رکھتے ہوئے مشرقی پاکستان کی ضدی سیاست کو یہ سمجھانے کی کوشش کریں گے کہ اس کی ان حرکات سے ملک کو ضعف پہنچ رہا ہے۔ اور بالآخر اس کا نتیجہ ایک بڑی خرابی ہے

آپ ہمارے صوبہ سے پارلیمنٹ میں نمائندہ ہیں۔ اور ہم اسی حق کی بناء پر آپکے قلب صافی کو دستک دے رہے ہیں۔ والسلام۔ آپ کا ایڈیٹر (دفیقہ کلام اول)

ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ

(۱) کوئی شخص جس نے ربوہ میں زمین حاصل کی ہے یا آئندہ کرے مجاز نہ ہوگا کہ اس زمین کو کسی دوسرے شخص کے پاس بذریعہ بیع۔ رہن۔ ہبہ یا کسی اور طریق سے بغیر تحریری منظوری ناظر امور عامہ انتقال کرے۔

(۲) اسی طرح زمین پر جو عمارت تعمیر ہوئی ہے یا آئندہ تعمیر ہو اس کی بھی آئندہ کسی دوسرے شخص کے پاس ہر قسم کے انتقال میں مذکورہ بالا منظوری لازمی ہوگی۔

(۳) اس اراضی اور اس پر تعمیر شدہ عمارت کو کرایہ پر دینے کے متعلق بھی یہی شرائط ہیں کہ بلا تحریری منظوری ناظر امور عامہ اس عمارت کو کسی دوسرے شخص کو کرایہ پر نہ دیوے۔ کرایہ دار کا معاملہ پیش کر کے فیصلہ لینے کی ذمہ واری مقاطعہ گیر پر ہوگی۔

ہر صورت میں عملدر آمد فیصلہ کے بعد ہوگا بلا منظوری عملدر آمد درست نہ ہوگا۔ علاوہ اسکے ضروری ہوگا کہ مقاطعہ گیر کوئی عمارت کرایہ پر دینے سے پہلے دیکھ لے کہ جس شخص کو وہ عمارت کرایہ پر دے رہا ہے۔ اس کے پاس نظارت امور عامہ کا ربوہ میں رہائش رکھنے کا تحریری اجازت نامہ ہے جو کہ درخواست کرنے پر نظارت سے مل سکتا ہے

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

ربوہ میں مزید رہائشی قطعات ۔ قیمتوں میں تخفیف

(۱) احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ربوہ کے مختلف محلوں میں با موقعہ رہائشی قطعات نکلے ہیں۔ ہر محلہ میں موقعہ کے لحاظ سے الگ الگ نرخ مقرر کیا گیا ہے۔ لیکن پہلے کی نسبت قیمتوں میں معتدبہ کمی کر دی گئی ہے۔ خواہشمند احباب بذریعہ خط و کتابت تفصیلات معلوم فرمائیں۔ یا خود تشریف لاکر موقعہ محل دیکھ کر جگہ پسند فرما لیں۔ قیمت یکمشت وصول کی جائے گی۔

(۲) جن دوستوں نے ان قطعات کی امید میں پیشگی رقوم پہلے نرخ پر جمع کرائی تھیں۔ ان کو اختیار ہے کہ چاہیں تو ادا کردہ رقم کے لحاظ سے حساب کر کے مزید زمین لے لیں۔ اور چاہیں تو زائد رقم واپس لے لیں۔

(۳) جو دوست باہر کے محلوں سے اندر کے محلوں میں اپنی زمین تبدیل کرانا چاہیں۔ وہ بھی اپنی ادا کردہ قیمت اور نئے قطعات کی قیمت کا فرق ادا کر کے تبادلہ کروا سکتے ہیں۔

(سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی کارروائی

ماسٹر تاج الدین انصاری کا بیان

لاہور ۲ر اکتوبر۔ پنجاب کے حالیہ فسادات کی تحقیقاتی عدالت کے سامنے ماسٹر تاج الدین انصاری صدر مجلس احرار نے جو سنٹرل جیل لاہور میں ہیں۔ بیان دیا۔ مجلس عمل صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے ان پر جرح کی گئی۔ ماسٹر تاج الدین انصاری نے عدالت میں بتایا۔ کہ احمدیوں کے خلاف مذہبی بنیاد پر احراریوں کے تین مطالبے تھے۔ ان مطالبات کی کوئی سیاسی نوعیت یا اہمیت نہیں تھی۔

ماسٹر انصاری نے کہا۔ کہ جب تک علماء فتویٰ نہ دے دیں۔ میں نہیں چاہتا تھا۔ کہ پاکستان کا ہر شہری راست اقدام میں حصہ لے۔ عدالت کے پوچھنے پر ماسٹر انصاری نے بتایا۔ کہ اسلام میں ایک عام مسلمان ضروری مطالعہ کے بعد مذہبی نقطۂ نظر سمجھ سکتا ہے۔ مگر فتویٰ دینے کا اختیار صرف مفتی کو ہوتا ہے۔ ایک اور سوال پر انہوں نے بتایا۔ کہ حکومت کو ایسے معاملات میں مفتیوں کا ادارہ قائم کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں ۱۹۲۹ء تک کانگرس کا ممبر تھا۔ اور ڈسٹرکٹ کانگرس لدھیانہ کا صدر رہا ہوں۔ مگر میرے مذہبی تصورات میں نہ جب فرق آیا نہ اب۔ ۱۹۳۰ء میں میں مجلس احرار میں شامل ہو گیا۔ میں نے میٹرک تک تعلیم پائی۔ مگر پاس نہیں کی۔ لدھیانے میں میں ہوپار کرتا تھا۔ دینیات کی کوئی خاص تعلیم میں نے نہیں پائی۔ میں موزہ بنیان فیکٹری کا ناظم ہونے کی وجہ سے ماسٹر کہلاتا تھا۔ ۱۹۲۳ء میں تحریک خلافت میں شامل تھا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ ترکی کو لامذہبی حکومت قرار دینے کا اعلان اس وقت ہو چکا تھا۔

سوال:۔ کیا آپ ۱۹۲۸ء تک خلافت کے ممبر رہے ہیں؟

جواب نہیں۔ مجھے خلافت سے دلچسپی ضرور رہی ہے۔ یہ تحریک خالص مذہبی تھی۔ سیاسی نہیں تھی۔ اسے گاندھی جی کی تائید حاصل تھی۔

سوال:۔ تحریک خلافت کا مقصد کیا تھا؟

جواب:۔ برطانیہ ترکی میں خلافت کو نقصان پہنچا رہا تھا۔ اور مسلمان اس طرز عمل سے نالاں تھے۔

سوال:۔ کیا اس تحریک کا مطلب مسلمانوں میں خلافت کو بیدار کرنا نہیں تھا؟

جواب:۔ نہیں۔ خلافت اسلامی طرز حکومت کا نام ہے۔ میں پاکستان میں خلافت کا قائل ہوں۔

سوال:۔ مسلمانوں میں کیا ایک سے زیادہ خلیفہ ہو سکتے ہیں؟

جواب:۔ نہیں۔

سوال:۔ کیا پاکستان کا خلیفہ دنیائے اسلام کا خلیفہ کہلا سکتا ہے؟

جواب۔ اسے ہونا چاہیئے۔ مگر ہو نہیں سکے گا۔

سوال:۔ آپ نے کانگرس کو کیوں چھوڑا؟

جواب:۔ کیونکہ کانگرس میں مسلمانوں کے حقوق محفوظ نہیں تھے۔

سوال:۔ آپ کے دل میں پاکستان کی تشکیل کی حمایت کا خیال کب آیا؟

جواب:۔ جب ۱۹۴۶ء میں کانگرس نے مسلمانوں کے مطالبات مسترد کر دیئے تھے۔

سوال:۔ جب آپ کانگرس کے ممبر تھے۔ تو اس وقت کیا آپ اسلامی حکومت کے حامی تھے؟

جواب:۔ پاکستان کی اسلامی حکومت کا تصور بھی مجھے نہیں تھا۔ علامہ اقبال نے پاکستان کا تصور مسلمانوں کو دیا۔ مگر مجھے اس کی تاریخ یاد نہیں۔ تقسیم سے بہت پہلے کی بات ہے۔ جب اس تصور کو قائد اعظم نے اپنایا تھا۔

سوال:۔ قائد اعظم کے پاکستان اور علامہ اقبال کے تصوری پاکستان میں کیا فرق آپ نے محسوس کیا؟

جواب:۔ ان دونوں تصورات میں کوئی فرق نہیں ہے۔

سوال:۔ کیا قائد اعظم نے کبھی عام تقریر میں کہا تھا۔ کہ میں پاکستان میں خالص اسلامی حکومت چاہتا ہوں؟

جواب انہوں نے صاف الفاظ میں نہیں کہا۔ ہاں انہوں نے کہا تھا۔ کہ میں قرآنی بنیاد پر حکومت چاہتا ہوں۔

سوال:۔ کیا آپ جانتے ہیں۔ کہ علامہ اقبال نے ملت کی بنیاد پر پاکستان کا تصور پیش کیا تھا۔ مگر قائد اعظم قومیت کی بنیاد پر چاہتے تھے؟

جواب۔ مجھے معلوم نہیں۔

سوال:۔ قائد اعظم نے کبھی اسلامی سوشلزم کا ذکر کیا تھا؟

جواب:۔ ہاں کیا تھا۔ انہوں نے ضرور کچھ کہا تھا۔

سوال:۔ اگر خالص اسلامی حکومت قائم ہو گئی۔ تو غیر مسلموں کی پوزیشن پاکستان میں کیا ہو گی؟

جواب:۔ اسلامی آئین میں انہیں یقیناً حقوق ملیں گے۔ اقلیتوں کے حقوق وہی ہیں۔ جو مسلمانوں کے ہیں۔

سوال:۔ کیا آپ جانتے ہیں۔ کہ ایک مسلمان تمام زندگی میں کفر کے خلاف مورچہ بند رہتا ہے؟

جواب:۔ ہاں۔

ماسٹر تاج الدین نے کہا۔ کہ احرار اور جمعیۃ علمائے ہند نیشنلسٹ مسلمان تھے۔ ان کے نظریات وہی تھے جو کانگرس کے۔ عدالت نے پوچھا۔ کہ احرار اور کانگرس کے بنائے ہوئے آئین میں کیا ایک مسلمان اسلامی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ ماسٹر تاج الدین نے اثبات میں جواب دیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ کانگرس اور احرار کے نظریات میں وطن سے زیادہ مقدس چیز کوئی نہیں۔ میں جہاں اس نظریہ سے متفق تھا۔ ایک سوال پر کہ آپ کانگرس کا ساتھ دے کر کسی پاکستانی باشندے کے لیے یہی نظریہ رکھتے تھے۔ ماسٹر تاج الدین نے نفی میں جواب دیا۔ اور کہا۔ کہ غیر ملک میں کوئی مسلمان اپنے مذہب کا پابند رہ کر زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اور اپنے ملک کا وفادار بھی رہ سکتا ہے۔ گواہ نے کہا۔ کہ الہ آباد میں علامہ اقبال نے جو خطبہ پڑھا تھا۔ وہ مجھے یاد نہیں یہ مجھے معلوم

باقی مسلسل صفحے پر پڑھیے

نہیں۔ کہ علامہ اقبال نے اسلامی حکومت کے تصور میں غیر مسلموں کی پوزیشن کیا بتائی ہے۔ اسلام میں ملائیت اور وطنیت دو مختلف باتیں ہیں مجھے یاد نہیں۔ کہ کبھی قائد اعظم نے اس پر اظہار خیال کیا تھا۔ ایک سوال پر کہا کہ تصور ملت کا قائل میں بھی ہوں۔

سوال:۔ آپ نے نظریہ کیوں بدلا؟

جواب:۔ لوگ راستے بدل سکتے ہیں۔

ماسٹر تاج الدین انصاری نے کہا کہ احرار پاکستان کے مطالبے کے حق میں نہیں تھے۔ اور ان کے نزدیک قائد اعظم فرقہ پرست تھے۔

سوال:۔ کیا ایسا فرقہ پرست جیسے مہاسبھائی ہندو؟

جواب:۔ فرق یہ ہے کہ ہندو فرقہ پرست اپنے ملک میں غیر ہندوؤں کو برداشت نہیں کرسکتے مگر قائد اعظم پاکستان میں غیر مسلموں کو خاص پوزیشن دینے کو تیار تھے۔

سوال:۔ کیا قائد اعظم کو احراری کافر اعظم کہتے تھے؟

جواب:۔ میں نے سنا تھا کہ مولانا مظہر علی اظہر نے یہ لقب قائد اعظم کو دیا تھا۔

سوال:۔ کیا آپ نے یہ شعر سنا ہے؟

اک کافرہ کے واسطے اسلام کو چھوڑا
یہ قائد اعظم ہے کہ ہے کافر اعظم

جواب:۔ میں نے ۱۹۴۵ء میں سب سے پہلے یہ شعر انتخاب کے موقع پر سنا تھا۔ کہتے ہیں کہ یہ مولانا مظہر علی اظہر کا ہے۔

سوال:۔ کیا احراری پاکستان کو پلیدستان کہتے تھے؟

جواب:۔ ۱۹۳۹ء میں احرار کانفرنس میں چودھری افضل حق احراری لیڈر نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ پاکستان کا مطالبہ دیکھنے ہوئے دلوں کی پکار ہے۔ اس کی مخالفت نہیں کرنی چاہیئے انہوں نے کہا۔ کہ اگر وہ ملک صرف سرمایہ داروں کے لئے بنایا جا رہا ہے جس میں غریبوں کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ تو وہ پاکستان نہیں پلیدستان ہوگا۔ یکم دسمبر ۱۹۴۱ء کو قصور ضلع لاہور کے ایک جلسہ عام میں چودھری افضل حق کا خطبہ صدارت پڑھا گیا تھا۔ میں نے وہ پڑھا تھا۔ اس میں میں نے یہ نہیں پڑھا تھا۔ کہ چودھری صاحب نے پاکستان کو پلیدستان بغیر کسی وجہ کے بتایا ہے یہ خطبات احرار ایک کتاب ہے۔ مگر مجھے یاد نہیں کہ مولانا محمد علی جالندھری نے سرگودھا کی تقریر میں پاکستان کو پلیدستان کہا تھا مجھے یاد نہیں کہ ۱۹۴۷ء میں موضع کھلہ ضلع شیخوپورہ میں احراریوں کا جلسہ ہوا تھا۔ میں اس میں بہر حال شریک نہ تھا۔

سوال:۔ یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ اگست ۱۹۴۷ء میں اس جلسہ میں صاحبزادہ فیض الحسن

مشہور احراری نے اپنی تقریر میں کہا تھا۔ کہ حضرت قائد اعظم تقسیم کے وقت مسلمانوں کے قتل عام کے ذمہ دار تھے۔ اور مشرقی پنجاب میں خونریزی اور مسلم خواتین کے اغوا کی ذمہ داری بھی انہیں پر ہے

جواب:۔ مجھے یاد نہیں۔

سوال:۔ کیا اپریل ۱۹۴۲ء میں آپ امرتسر میں نیشنلسٹ کانفرنس میں شریک تھے؟

جواب:۔ مجھے یاد نہیں

سوال:۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے اس جلسہ میں ایک قرارداد پیش کی تھی۔ جس میں ہندوؤں مسلمانوں اور سکھوں سے اپیل کی گئی تھی۔ کہ وہ مذہب کو ذاتی معاملہ سمجھیں۔ اور نوجوان بھارت میں شامل ہو جائیں؟

جواب:۔ مجھے یاد نہیں۔

سوال:۔ کیا آپ نہرو رپورٹ کے حامی تھے؟

جواب:۔ ہاں

سوال:۔ اس رپورٹ کے متعلق علامہ اقبال کا کیا خیال تھا؟

جواب:۔ وہ اس کے خلاف تھے

سوال:۔ کیا نہرو رپورٹ میں پیش کردہ نظریات کی تشریح کو آپ پسند کرتے ہیں یا "علامہ اقبال" کے نظریات کو؟

جواب:۔ میں اب علامہ اقبال کے نظریات کا حامی ہوں۔

سوال:۔ کیا آپ لدھیانہ سودیشی پرچار سبھا کے متعلق کچھ جانتے ہیں؟

جواب:۔ مجھے ایسی کسی سبھا کا علم نہیں ہے۔

سوال:۔ کیا آپ کسی کمپنی کے ڈائرکٹر تھے؟

جواب:۔ نہیں

سوال:۔ کیا آپ دھان ضلع کانگڑہ کے ڈاکٹر نعمت خان کو جانتے ہیں؟

جواب:۔ مجھے کچھ یاد نہیں۔ کہ کوئی اس نام کے ڈاکٹر تھے۔

سوال:۔ کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر نعمت خان نے آپ کو زیر دفعہ ۴۰۶ اور ۴۲۰ تعزیرات ہند میں گرفتار کرایا تھا۔ کیونکہ آپ ایک فرضی کمپنی کے ڈائرکٹر بن کر جو زر دینے والی بتائی جاتی تھی لوگوں کو کئی لاکھ روپے کا دھوکہ دے چکے تھے؟

جواب ہاں ایسا کیس ضرور تھا۔ مگر واپس لے لیا گیا تھا

سوال:۔ کیا آپ نے کسی تقریر میں کہا تھا کہ یونینسٹ پارٹی اور مسلم لیگ کا تنازعہ قائد اعظم کی خود غرضی کا نتیجہ تھا؟

جواب:۔ میں نے کوئی تقریر نہیں کی تھی۔

سوال:۔ کیا آپ نے جامع مسجد گوجرانوالہ میں کوئی تقریر کی تھی جس کی بنا پر آپ کو گرفتار کیا گیا تھا؟

جواب:۔ ہاں مجھے تقریر کا موضوع یاد نہیں ہے سرگودھا میں بھی میں ایک تقریر کے بعد گرفتار کیا گیا تھا۔ اور ۶ ماہ کی سزا دی گئی تھی [illegible]

آئینی تنازعات طے کرنے کے لئے مرکزی کابینہ اور صوبائی وزرائے اعلیٰ کی کانفرنس

کراچی ۲۰ اکتوبر۔ آئین سازی کے سلسلے میں آج بھی مرکزی وزراء اور صوبائی وزرائے اعلیٰ کے درمیان مشورے جاری رہے۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی کی صدارت میں مرکزی کابینہ اور صوبائی وزرائے اعلیٰ کے دو مشترکہ اجلاس ہوئے جس میں آئینی مسائل پر غور کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ ۲۵ اکتوبر تک جب کہ مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کا جلسہ ہوگا۔ کوئی تصفیہ کیا جائے۔ وزراء اور وزرائے اعلیٰ کے علاوہ مختلف صوبوں کے دوسرے ممبران دستوریہ میں بھی آئینی مسائل پر مشورے جاری ہیں۔ ابھی تک اختلافات کے تصفیہ کے لئے کوئی فارمولا یا پلان تیار ہونے کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ وزیر اعظم کل بھی مرکزی وزراء اور وزرائے اعلیٰ سے مشورے جاری رکھیں گے۔ آج کے دو مشترکہ اجلاس ۷ گھنٹے تک ہوئے۔ پہلا جلسہ صبح ہوا۔ اور تین گھنٹے جاری رہا۔ دوسرا جلسہ ساڑھے ۴ بجے شروع ہوا۔ اور یہ بھی تین گھنٹے تک جاری رہا۔

امریکہ روس سے جنگ نہ کرنیکا معاہدہ کرے

ناکام صدارتی امیدوار اسٹیونسن کی تجویز

واشنگٹن ۲۰ اکتوبر۔ امریکہ کے صدارتی انتخاب میں ڈیموکریٹک پارٹی کے امیدوار ایڈلائی اسٹیونسن نے صدر آئزن ہاور سے ملاقات کی۔ اور ان کے سامنے یہ تجویز پیش کی۔ کہ امریکہ روس کے ساتھ جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کرے۔ مسٹر اسٹیونسن نے اس ملاقات کے بعد بتایا۔ کہ انہوں نے آئزن ہاور کے سامنے خارجہ پالیسی کے متعلق بھی بعض تجاویز پیش کیں۔ انہوں نے بتایا کہ آئزن ہاور نے ان کی تجاویز میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔

جنگی قیدیوں اور بھارتی فوج میں خونریز فساد

پن من جام ۲۰ اکتوبر۔ کوریا میں جنگی قیدیوں کے کیمپ میں اینٹی کمیونسٹ قیدیوں اور بھارتی فوج کے درمیان پھر زبردست فساد ہو گیا۔ بھارتی فوج نے آج پھر قیدیوں پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی جس کی وجہ سے تین قیدی ہلاک اور دس زخمی ہو گئے۔ ایک زخمی قیدی کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے بھارتی فوج کی اس فائرنگ پر جنوبی کوریا کی حکومت اور اسمبلی نے شدید ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔

ابتدائی امور طے کرنے کیلئے مجوزہ کمیٹی جلد قائم کیجائے

وزیر اعظم سے سردار ابراہیم کا مطالبہ

راولپنڈی ۲۰ اکتوبر۔ حکومت آزاد کشمیر کے سابق صدر سردار محمد ابراہیم نے وزیر اعظم مسٹر محمد علی پر زور دیا ہے۔ کہ وہ ناظم استصواب رائے کے عہدہ سنبھالنے سے قبل ابتدائی امور طے کرنے کیلئے پاکستان اور بھارت کے نمائندوں کی مجوزہ کمیٹی کے قیام کے لئے جلد کوئی قدم اٹھائیں۔ سردار ابراہیم نے کہا کہ کشمیر کے عوام تنازعہ کشمیر کے حل کے لئے بے چین ہیں۔ اور اس سلسلے میں بھارت کے خلوص پر یقین کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈوگرہ بخشی حکومت کے خلاف اب عوامی جنگ نے مضبوط جڑیں پکڑ لی ہیں۔ اور اب یہ تحریک خفیہ شکل اختیار کر گئی ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم سے کہا ہے۔ کہ وہ کشمیری مسلمانوں پر ڈوگرہ بھارتی مظالم کے خلاف بھارت سے احتجاج کریں۔ انہوں نے بھارت سے اپیل کی ہے کہ بخشی غلام محمد کو مخالفانہ اور غیر ذمہ دارانہ تقریروں سے روکا جائے۔

ماسٹر تاج الدین انصاری کا بیان بقیہ صفحہ

یہ تقریر رمضان المبارک کے کسی جمعہ کو کی گئی تھی۔ ۲۹ر جولائی ۱۹۵۱ء کو میں غیر مشروط طور پر رہا کر دیا گیا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ حکومت سے میں نے وعدہ کیا تھا۔ کہ اب اس موضوع پر میں کچھ نہ کہوں گا۔ اور اس لئے مجھے رہا کیا گیا تھا۔ ایک سوال پر ماسٹر تاج الدین انصاری نے کہا۔ کہ شیخ حسام الدین اور صاحبزادہ فیض الحسن احراری لیڈر بھی مسجدوں میں تقریر کرنے پر گرفتار ہوئے تھے۔ ان کو بھی میرے ساتھ ہی رہا کر دیا گیا تھا۔ کیونکہ ہمیں غلطی سے گرفتار کیا گیا تھا۔

سوال :- ترکوں نے خلافت کو کب ختم کیا؟

جواب :- پہلی جنگِ عظیم کے بعد

سوال :- اس طرح ترکوں نے ۱۹۲۰ء یا ۱۹۲۱ء میں خلافت چھوڑ دی ہوگی۔ مگر آپ ۱۹۲۷ء کے خلافت کے جلسے میں لدھیانہ میں شریک تھے؟

جواب :- مجھے یاد نہیں۔ کہ اس وقت تک خلافت کی تحریک زندہ رہی۔

سوال :- خلافت فنڈ کے غبن کے متعلق آپ کو معلوم ہے؟

جواب :- مجھے ایک ایسا کیس معلوم ہے۔ مگر تفصیل یاد نہیں۔

سوال :- کیا بھارت میں احرار پارٹی ہے؟

جواب :- نہیں۔

"کافرِ اعظم"

عدالت نے مسٹر مظہر علی اظہر سے سوال کیا کہ کیا اب بھی وہ قائدِ اعظم کو کافرِ اعظم سمجھتے ہیں

جواب۔ ہاں۔ میں نے جن الزامات کی بنا پر انہیں کافرِ اعظم کہا تھا۔ اگر وہ اس کی تردید کر دیتے تو میں ان سے بصد عجز معافی مانگ لیتا۔

عدالت نے ماسٹر تاج الدین سے پوچھا کہ آپ اپنی جماعت کے سیکرٹری شیخ حسام الدین کے بیان کے پابند ہیں۔ ماسٹر تاج دین انصاری نے کہا کہ یہ تو بیان کی درستی یا عدم درستی پر مبنی ہے۔

سوال۔ انہوں نے فروری میں اپنی سزائے قید پر کہا تھا کہ زمین کی تقسیم کو روکنے کے لئے ۱۹۴۷ء میں احراریوں نے کانگریس کو ایک مشترکہ فارمولا پیش کیا تھا۔ مگر حالات قابو سے نکل گئے۔ پٹیل نے سکھوں کو الگ ملک دینے کا وعدہ کر کے فتح پالی۔

جواب۔ جی نہیں یہ بات نہیں تھی۔

سوال۔ علمائے ہند کی طرف سے کیا یہ فتوے دیئے گئے تھے کہ ہندوستان کے مسلمان سپاہی ترکوں اور عربوں سے لڑ سکتے ہیں۔

جواب۔ ہاں ایسے فتوے دیئے گئے تھے۔ مگر برطانیہ نے اپنے حامی علماء سے یہ فتوے دلوا لئے تھے۔

ماسٹر تاج الدین نے کہا کہ عربوں نے ترکوں سے جنگ کی تھی۔ مگر یہ جنگ جائز تھی یا نہیں۔ اس کا جواب علماء کو دینا چاہیئے۔ ماسٹر انصاری نے کہا کہ موجودہ اختلاف قرارداد مقاصد کا نتیجہ ہے۔

احمدیوں کے سلسلے میں مطالبات بھی اسی قرارداد کا نتیجہ ہیں۔ مسٹر نذیر احمد خان ایڈووکیٹ جنرل نے جماعت اسلامی کی تجویز پر ماسٹر تاج الدین سے پوچھا۔ گیا کہ برطانیہ کے ماتحت ہندوستانی مسلم سپاہی عراق اور ترکی میں عربوں کے خلاف لڑا تھا۔ اس کے متعلق احمدیوں کی کیا رائے ہے؟

جواب۔ یہ لڑائی بھی احمدیوں کے عقیدے کے مطابق تھی۔ انہوں نے بتایا کہ مجلس عمل کے نمائندے کی حیثیت سے میں نے کئی بار خواجہ ناظم الدین سے ملاقات کی۔ میرے ساتھ اور علماء بھی تھے۔ احمدیوں کے خلاف مندرجہ ذیل تحریری بیانات دیئے گئے تھے (۱) احمدیوں کو اقلیت قرار دیا جائے (۲) سر ظفر اللہ خاں کو وزیر خارجہ نہ رکھا جائے (۳) احمدیوں کو اہم عہدوں سے نکال دیا جائے۔ خواجہ ناظم الدین نے کہا میں خود مسلمان ہوں۔ حکومت مسلمان ہے آپ لوگ کچھ روز انتظار کریں۔ ۱۶ر اگست کی ملاقات میں ہم نے بتایا کہ ہم نے مرکزی حکومت کا اعلان پڑھا ہے۔ اور چوہدری ظفر اللہ خاں کا بیان بھی دیکھا ہے۔ جس کی نقل ہمارے پاس ہے۔ ہم وزیر اعظم کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہیں خواجہ ناظم الدین نے سردار نشتر، فضل الرحمٰن اور مسٹر گرمانی سے چپکے چپکے باتیں کیں۔ ہم نے کہا کہ مرکزی حکومت کے اعلان کی خلاف ورزی چوہدری ظفر اللہ خاں کے بیان سے ہوتی ہے۔ مگر ہمارے مطالبات الگ بات ہیں۔ خواجہ ناظم الدین نے کہا کہ ہمدردی سے ان پر غور کیا جائے گا۔

۱۷ر فروری ۱۹۵۳ء کو لاہور میں جب ہم نے خواجہ ناظم الدین سے ملاقات کی۔ تو ان کا طرز عمل مایوس کن پایا۔ انہوں نے بتایا کہ مطالبات کے تسلیم کرنے میں مشکلات حائل ہیں۔ کشمیر کا مسئلہ اور اناج کے حصول کے لئے چوہدری ظفر اللہ خاں کی ضرورت ہے۔ بھارت سے نہری مسئلہ بھی الجھا ہوا ہے۔ غیر ممالک سے اناج لینے کی خاطر چوہدری ظفر اللہ خاں کا کابینہ میں رہنا ضروری ہے۔ ایک اور ملاقات میں خواجہ ناظم الدین نے اپنی بے بسی کا اظہار کیا۔ مولانا داؤد غزنوی ممبر مجلس عمل کی جرح پر ماسٹر تاج الدین انصاری نے کہا۔ کہ حکومت نے جب پارٹی توڑ دی۔ تو اس وقت تک میں اس کا صدر تھا۔ ۱۹۴۹ء میں مجلس احرار نے اپنے توڑنے کا فیصلہ کر کے اعلان کیا تھا۔ کہ جس کا جس جماعت میں جی چاہے شامل ہو جائے۔ میں مسلم لیگ کا ممبر ہو گیا۔ پنجاب اسمبلی کے انتخاب میں ہم نے مسلم لیگی امیدواروں کے لئے کام کیا۔ تقسیم ہند سے قبل احراری جماعت نے کانگریس اور لیگ کے جھگڑے چھوڑ کر سیاست سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ میں پنجاب اور مرکزی مجلس عمل کا رکن بھی تھا۔ مجھے مجلس عمل میں احراری نمائندوں کی حیثیت سے شامل کیا گیا تھا۔

سوال :- کیا مجلس عمل کے ممبران کراچی [illegible]

مطالبات واحد تھے؟

جواب :- جی ہاں۔ اس میں جماعت اسلامی کے نمائندے بھی شامل تھے۔ خود مولانا امین احسن اصلاحی مجلس عمل کے نائب صدر تھے۔ ۱۰ر ستمبر ۱۹۵۲ء میں مجلس عمل کا وفد وزیر اعلیٰ پنجاب سے ملا تھا۔ جس میں میں خود بھی تھا۔ اور مولانا ابو الحسنات محمد احمد۔ مولانا اختر علی خاں، مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش اور ایک یا دو آدمی اور بھی تھے۔ وزیر اعلیٰ کو ایک یادداشت پیش کی گئی تھی۔ اور کہا۔ کہ مجلس عمل مرکزی حکومت سے متعلقہ شکایات کے لئے وہاں ایک وفد بھیجے گی۔ صوبائی مسلمانوں کو مطالبات بتانے کے لئے بھی انتظام کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا۔ کہ میں اس سلسلے میں قانونی رائے معلوم کروں گا۔

سوال :- کیا وزیر اعلیٰ نے ربوہ کو ریلوے سامان کے جانے کے متعلق کچھ کہا تھا؟

جواب :- انہوں نے کہا تھا۔ کہ میں اس سلسلے میں تحقیقات کراؤں گا۔

سوال :- چنیوٹ کے لائسنس یافتہ دوکانداروں کے بارود کے ربوہ جانے کے متعلق بھی کچھ کہا تھا؟

جواب :- جی ہاں وہ بات یہی تھی۔

۱۶، ۱۷، اور ۱۸ر جنوری کو کراچی میں دو جلسے ہوئے تھے ایک علماء کا جلسہ تھا۔ جس میں بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر غور ہوا تھا۔ دوسرا جلسہ آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونشن تھا۔ جس میں احمدیت پر غور کیا گیا۔ ربیع الاول ۱۹۵۲ء میں پنجاب مجلس عمل کے جلسے میں مولانا احتشام الحق لاہور آ کر شریک ہوئے تھے مولانا سید سلیمان ندوی اور مولانا عبد الحامد بدایونی بھی کراچی سے آئے تھے۔ ان لوگوں نے اعلان کیا تھا۔ کہ کراچی میں ۱۶ سے ۱۸ر جنوری ۱۹۵۳ء تک آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونشن کا انعقاد ہوگا۔ اس مجلس عمل کے جلسے سے دس روز قبل ہمیں کنونشن کا دعوت نامہ کراچی سے موصول ہو گیا تھا۔ مجلس عمل میں طے ہوا۔ کہ مرکزی حکومت کو مطالبات منظور کرنے کے لئے ایک ماہ کا الٹی میٹم دیا جائے۔ اس کے بعد راست اقدام شروع کر دیا جائے۔ خان بہادر حاجی مولا بخش ممبر اسمبلی سندھ کے مکان پر ۱۸ر جنوری کو راست اقدام کے لئے ریزولیوشن منظور کیا گیا تھا۔ اور ایک مرکزی مجلس عمل قائم کی گئی تھی۔ جس کے ممبر سید عطاء اللہ شاہ بخاری، علامہ حافظ کفایت حسین، مولانا ابو الاعلیٰ مودودی، پیر صاحب سرسینہ شریف، مولانا محمد یوسف صاحب کلکتوی۔ مولانا احتشام الحق، مولانا عبد الحامد بدایونی۔ مولانا ابو الحسنات محمد احمد قادری تھے۔ مولانا مودودی نے منتخب ممبر کی حیثیت سے کام کرنا منظور کر لیا تھا۔ عشاء کی نماز کے بعد مرکزی مجلس عمل کے ۸ یا ۹ ممبر جمع ہوئے۔ مولانا مودودی نے حاضر ہونے کا عذر کیا۔ اس مجلس میں اور ممبر شامل کئے گئے تھے۔ پیر غلام مجدد سرہندی۔ مولانا اسماعیل (گوجرانوالہ) صاحبزادہ فیض الحسن۔ مولانا اختر علی خاں۔ قاضی عاقل سرحدی مولانا نور الحسن اور خود میں۔

مولانا بدایونی کی قیادت میں راست اقدام کا [illegible] راست اقدام

کا فیصلہ پہلے ہی کنونشن میں ہو چکا ہے۔ جس میں مولانا مودودی بھی شریک تھے۔

سوال :- کیا مولانا مودودی نے ریزولیوشن کی مخالفت کی تھی؟

جواب :- ہرگز نہیں۔ مجلس عمل بنانے کی تجویز خود مولانا مودودی نے پیش کی تھی۔ ۳۰ر جنوری کو وزیر اعظم کے بنگلے میں جا کر الٹی میٹم دے دیا گیا۔ اس سے پہلے ۱۸ر جنوری کو وزیر اعظم کے سامنے راست اقدام کی تفصیل بیان کر دی تھی۔

سوال :- وہ تفصیل کیا تھی؟

جواب :- یہ تفصیل طے کرنا مجلس عمل کا کام تھا۔ ۱۸ر جنوری کی میٹنگ میں اس سلسلے میں کوئی بات ہی نہیں ہوئی۔

سوال :- کیا الٹی میٹم کی تاریخ ختم ہونے کے بعد بھی مجلس عمل کا کوئی جلسہ ہوا تھا۔

جواب :- ہاں ایک جلسہ تو ہوا تھا جو ۲ر فروری کو کراچی میں ہوا۔ اس میں جماعت اسلامی کے نمائندے بھی شریک تھے۔ اس وقت بھی انہوں نے کوئی اختلاف ظاہر نہ کیا تھا۔ ۲۶ر فروری کو فیصلہ کیا گیا۔ کہ ۵-۵ رضاکار وزیر اعظم کے بنگلے پر جائیں۔ (نامکمل)

وزیر اعظم کا پیغام بقیہ صفحہ اول

پر توجہ فرمائیں گے اور جلد از جلد اتنی رقم جمع ہو جائیگی۔ کہ غریب مہاجرین کے لئے کافی تعداد میں مکان بنائے جا سکیں۔

حضرات! جن بنیادی مسائل کو حل کرنے میں اس وقت ہم لوگ مصروف ہیں۔ ان پر پاکستان کے مستقبل کا دارومدار ہے۔ اگر ہم دستوری مسائل کو خاطر خواہ طریقے سے حل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ جیسا کہ مجھے امید ہے۔ کہ ہو جائیں گے۔ تو جہاں ہر میدان میں ملک کی ترقی کی راہیں کھل جائیں گی وہاں مہاجرین کے مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔

میں مہاجر کنونشن کے ممبران کی خدمت میں یہ گذارش کروں گا۔ کہ آپ آبادکاری کے مسائل پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ جو مشکلات حکومت کو درپیش ہیں۔ انہیں مدنظر رکھیں۔ اور ایسی تجاویز پیش کریں جو قابل عمل ہوں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے اور آپ کی حکومت کو آپ کے مسائل سے پوری ہمدردی ہے۔ میں دوبارہ اپنی غیر حاضری کے لئے معافی چاہتا ہوں۔ اور آپ کی کنونشن کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت اور مدد کرے۔